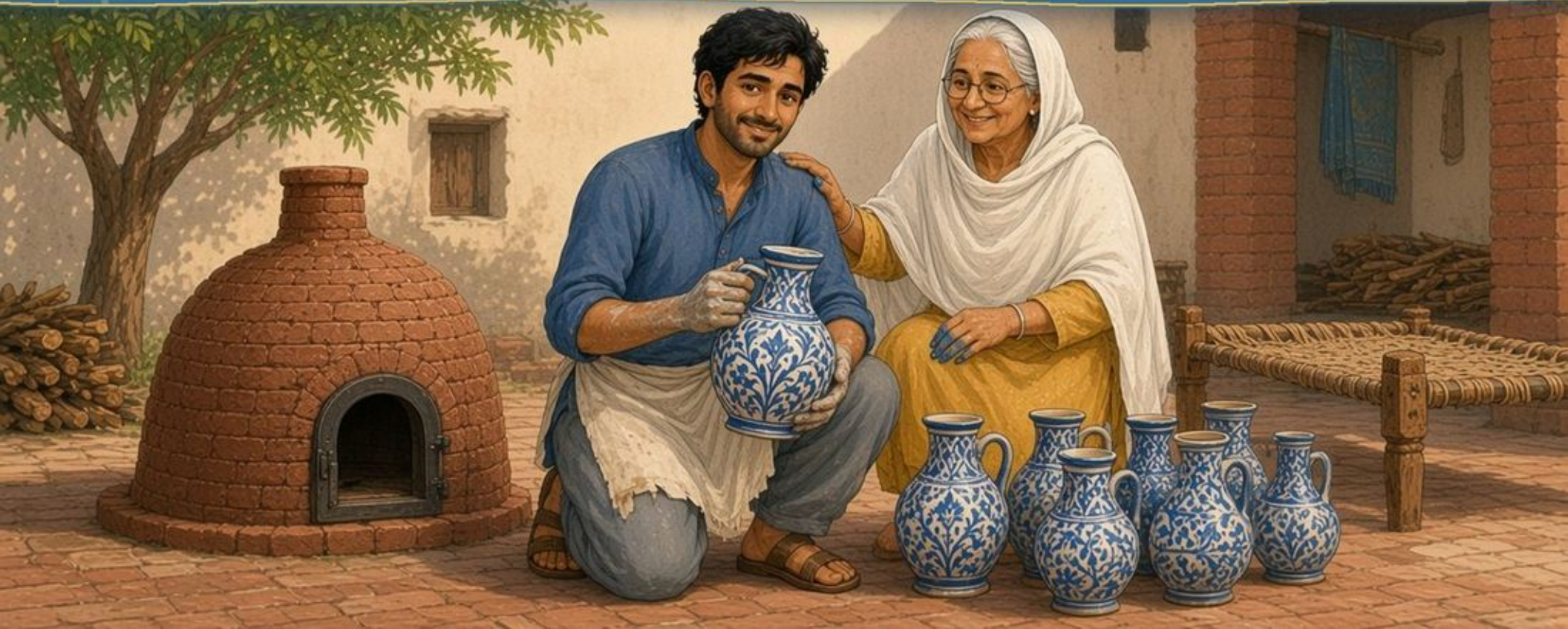


صبر کی آنچ

صبر کے بارے میں ایک کہانی . کہانی کلیاں



صبر کی آنچ

صبر کے بارے میں ایک کہانی

کہانی کلیاں ۰ پہلا مفت ایڈیشن، اکتوبر ۲۰۲۶

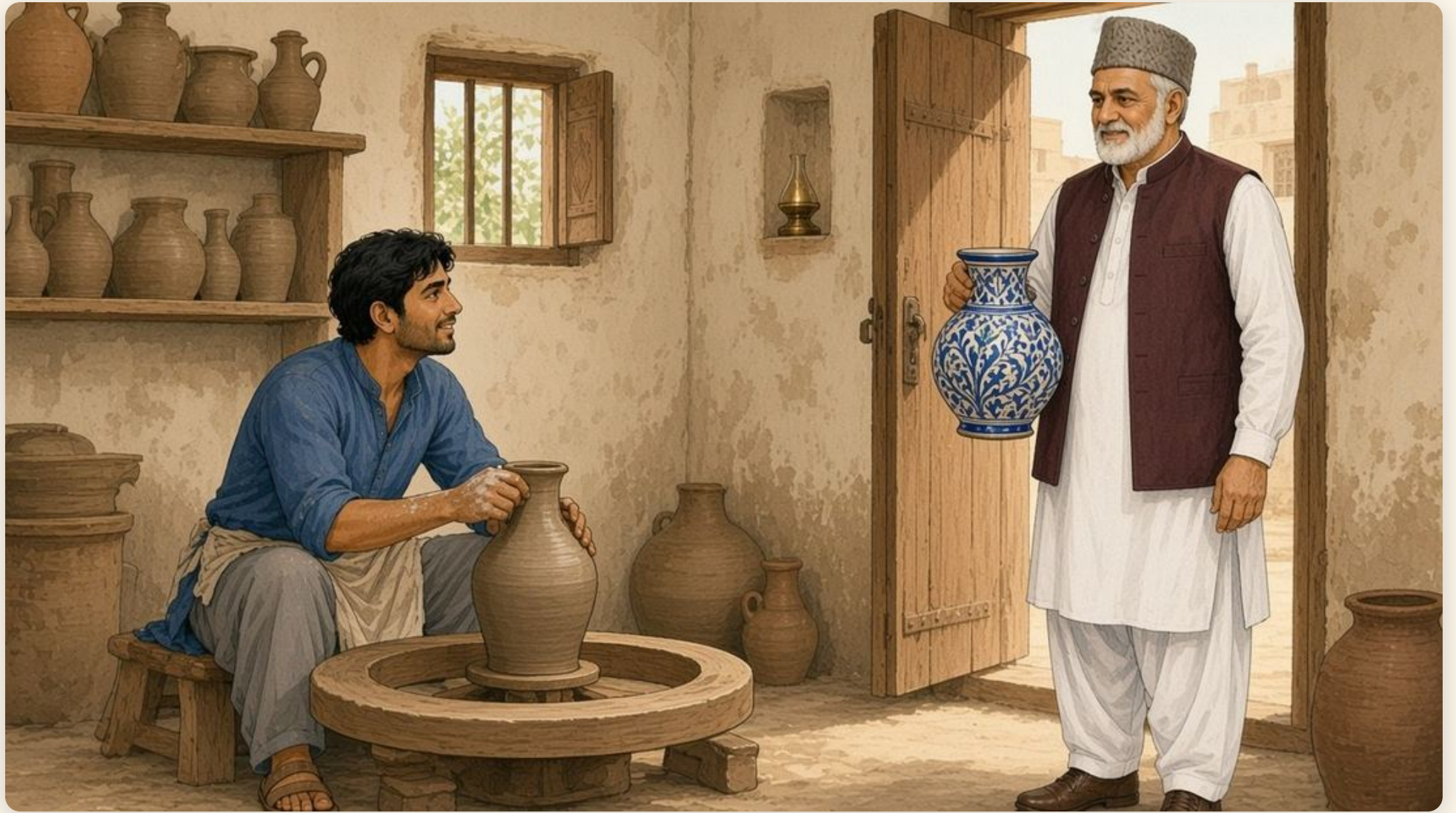
یہ کتاب مفت ہے۔ آپ اسے بغیر تبدیلی کے مفت ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، پڑھ سکتے ہیں، چھاپ سکتے ہیں اور دوسروں کو دے سکتے ہیں۔ براہ کرم اسے فروخت نہ کیجیے۔ کہانی، تصویریں اور آواز اے آئی کے اوزاروں سے بنائی گئیں، پھر اس ایڈیشن کے لیے جانچی گئیں۔ اردو متن انگریزی سے اے آئی کی مدد سے ترجمہ کیا گیا ہے اور ابھی کسی اہل زبان نے اس پر نظر ثانی نہیں کی۔ اسلامی سبق میں آیت کا ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی کا ہے، اور حدیث کا ترجمہ مفہوم کے طور پر دیا گیا ہے؛ حوالے اسی حصے میں درج ہیں۔

آواز: کمپیوٹر کی آواز، کسی انسان کی نہیں: Microsoft Edge کی اردو آواز » عطمی« (ur-PK-UzmaNeural)، edge-tts کے ذریعے۔ یہ مفت، غیر تجارتی ایڈیشن ہے۔

پڑھنے سے پہلے

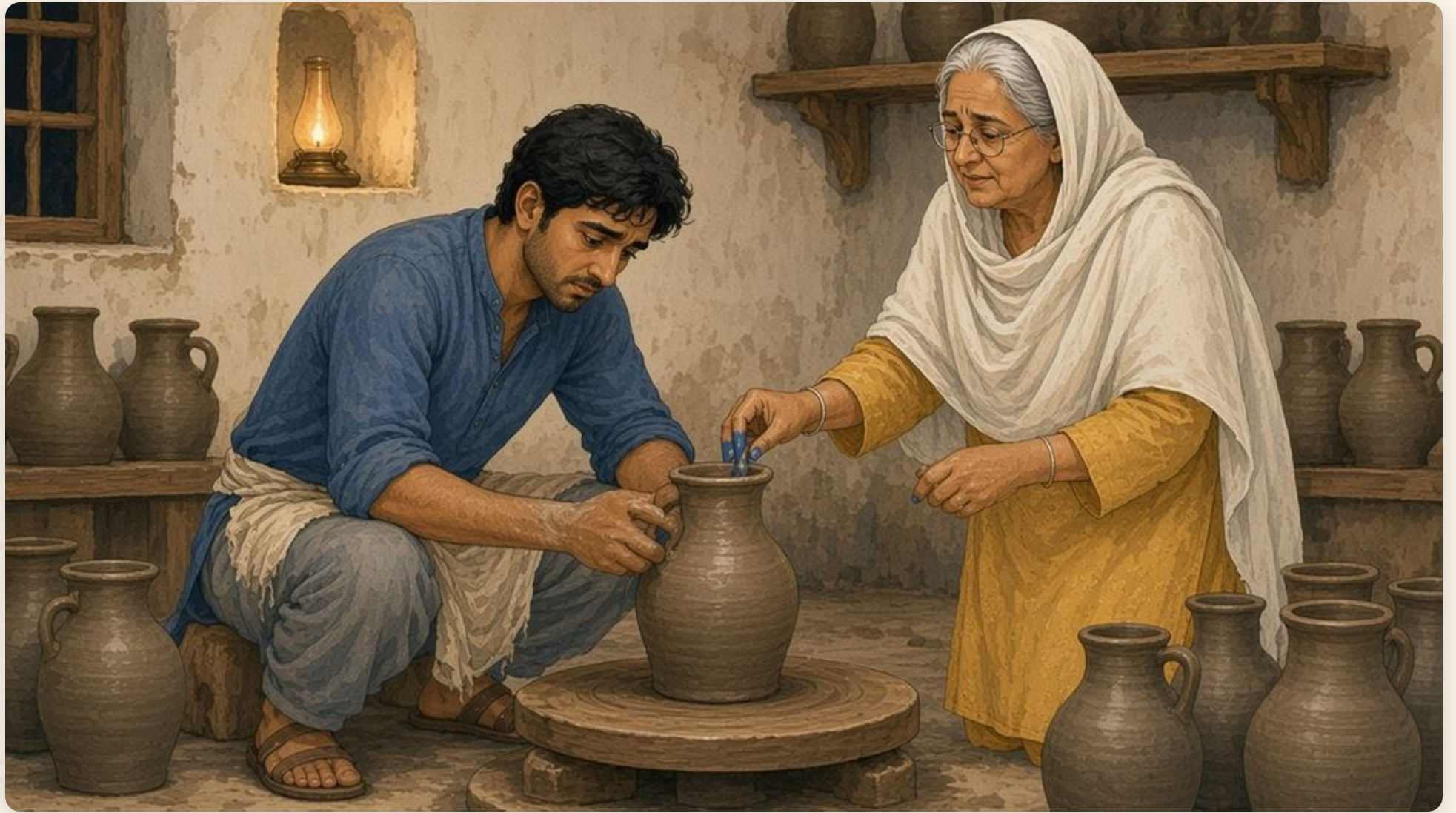
یہ کہانی حامد کی ہے، ایک نوجوان کہار کی، جو سیکھتا ہے کہ کچھ چیزیں جلدی میں نہیں بنیں۔

دیکھیے کہ وہ کب جلدی کو چنتا ہے، اور کب صبر کو۔



حامد کے مرحوم ابا اُس کے لیے ایک چاک، اینٹوں کی ایک پرانی بھٹی اور ملتان کی ایک تنگ گلی میں ایک خاموش سی دکان چھوڑ گئے تھے۔

جب اقبال صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے چھ دن میں چالیس نیلی صراحیاں مانگیں، تو حامد نے جلدی سے ہاں کر دی۔



وہ صبح سے آدھی رات تک چاک پر کام کرتا رہا۔
ابا کے پرانے نقاش، خالہ بانو، کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ «مٹی ابھی گیلی ہے، بیٹا۔ اسے
سوکھنے دو۔» «وقت نہیں ہے،» حامد بولا۔



اُس نے گیلی مٹی پر ہی نیلے پھول بنا دیے، اور وقت سے پہلے بھٹی سلگادی۔
چوتھی رات، بھٹی کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیے بغیر، اُس نے دروازہ کھول دیا۔



ٹھنڈی ہوا اندر گھس آئی۔ ایک ایک کر کے صراحیاں چٹخنے لگیں، جیسے برف ٹوٹ رہی ہو۔

صبح تک تقریباً ساری صراحیاں تڑخی ہوئی اینٹوں پر پڑی تھیں۔

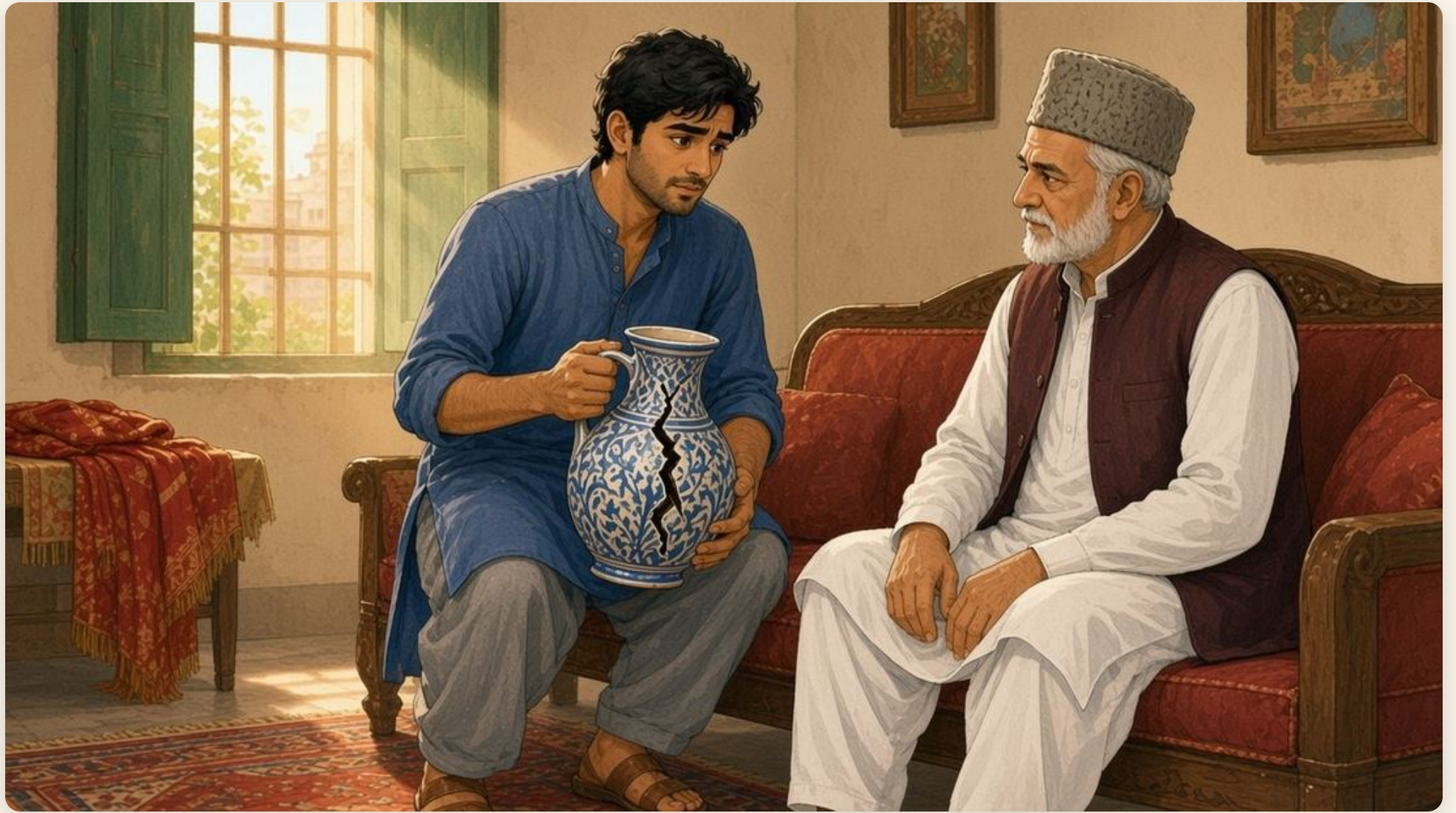


حادثے نے ایک ٹھیکری کو ٹھوکر مار کر صحن کے پار اچھال دیا، اور بھٹی پر، مٹی پر، ابا کے خاموش چاک پر چلانے لگا۔

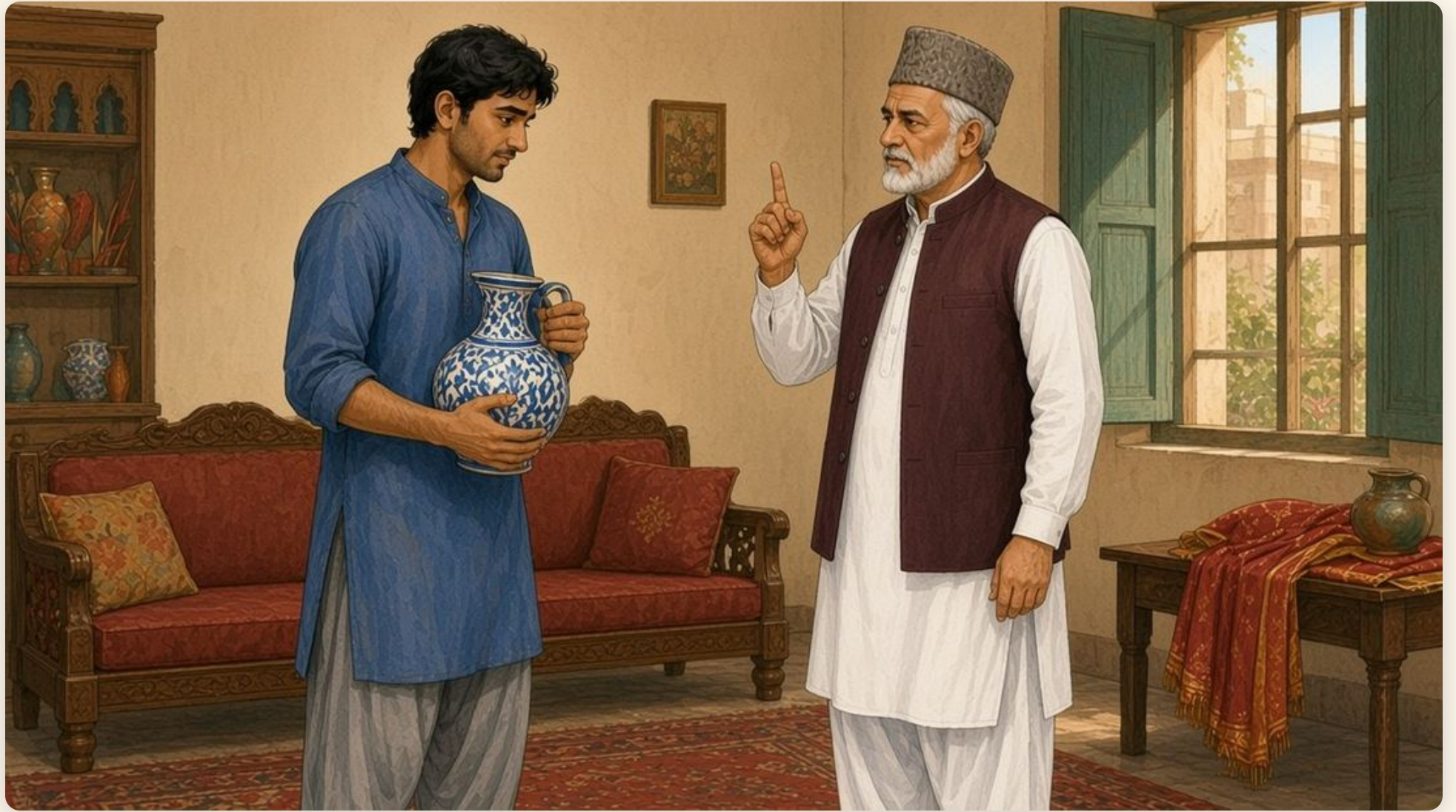
پھر وہ سیڑھی پر بیٹھ گیا اور منہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔



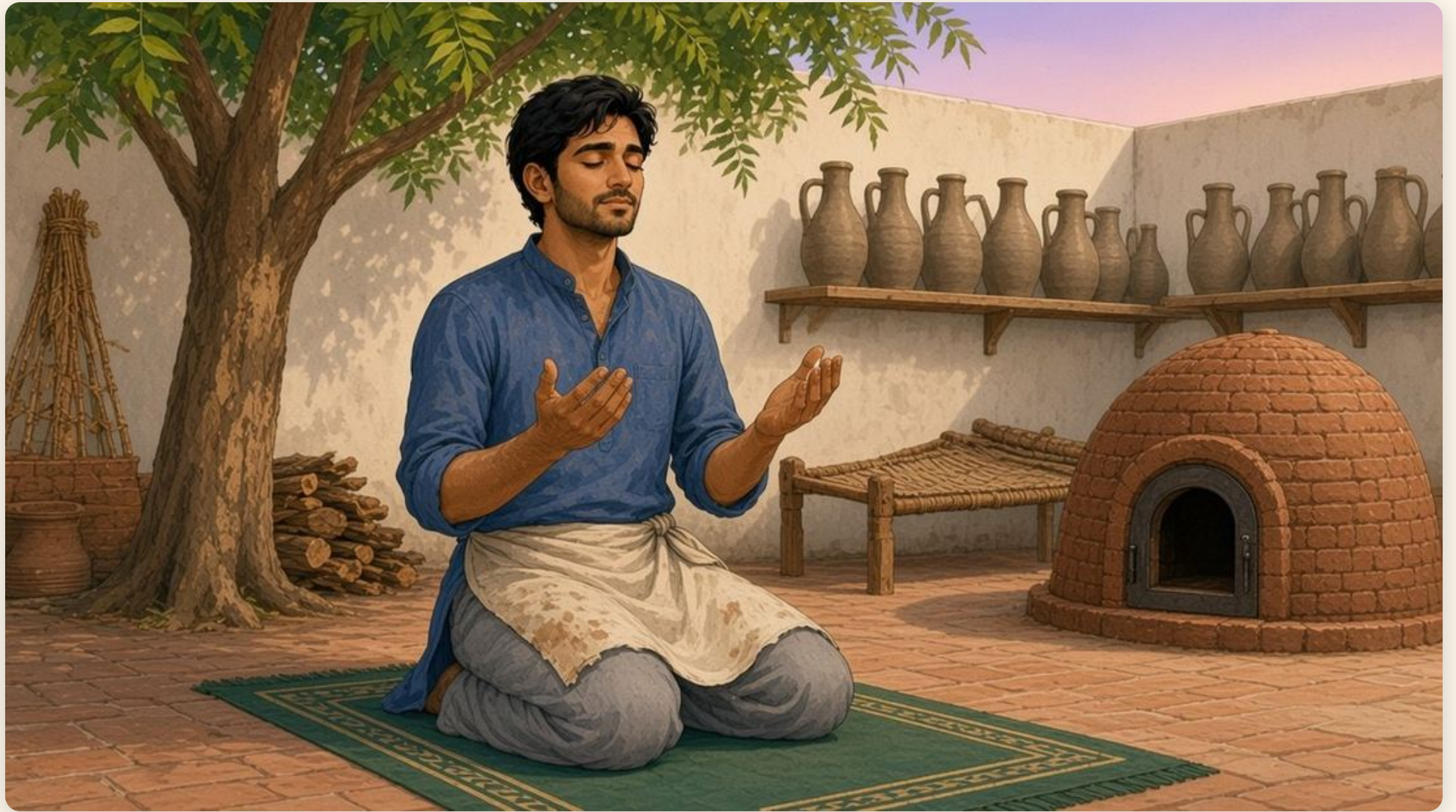
خالہ بانو نے چائے کی پیالی اُس کے ہاتھوں میں تھما دی۔ «تمہارے ابا نے سیکھنے سے پہلے سو صراخیاں توڑی تھیں،» اُنہوں نے کہا۔
«اصل صبر تو پہلی چوٹ پر ہوتا ہے، بیٹا۔ بعد میں نہیں۔»



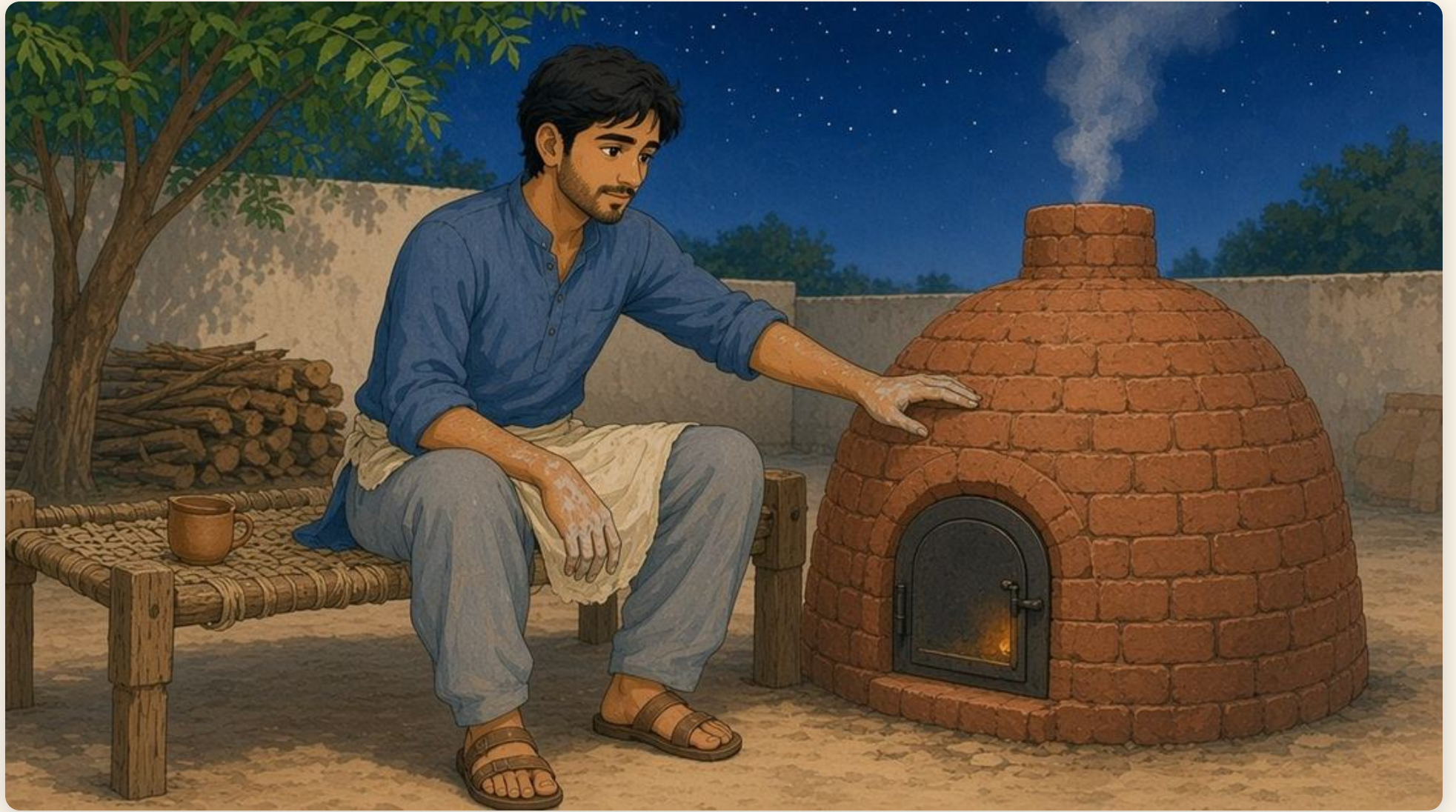
اُسی دوپہر حاد کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اقبال صاحب کے پاس گیا۔
اُس نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا: جلدی، دراڑیں، اور یہ کہ اچھی صراحیوں کو وقت
چاہیے۔



اقبال صاحب دیر تک خاموش رہے۔ «میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا،» آخر وہ بولے۔
«بارات نو دن بعد ہے۔ تب تک لے آؤ، ورنہ مت لانا۔»



اس بار حاد نے ہر صراحی کو سائے میں آہستہ آہستہ سوکھنے دیا۔
انتظار کام سے زیادہ مشکل تھا۔ فجر کے بعد اُس نے اللہ سے صبر مانگا، اور اُس کی
سانسیں ٹھہرنے لگیں۔

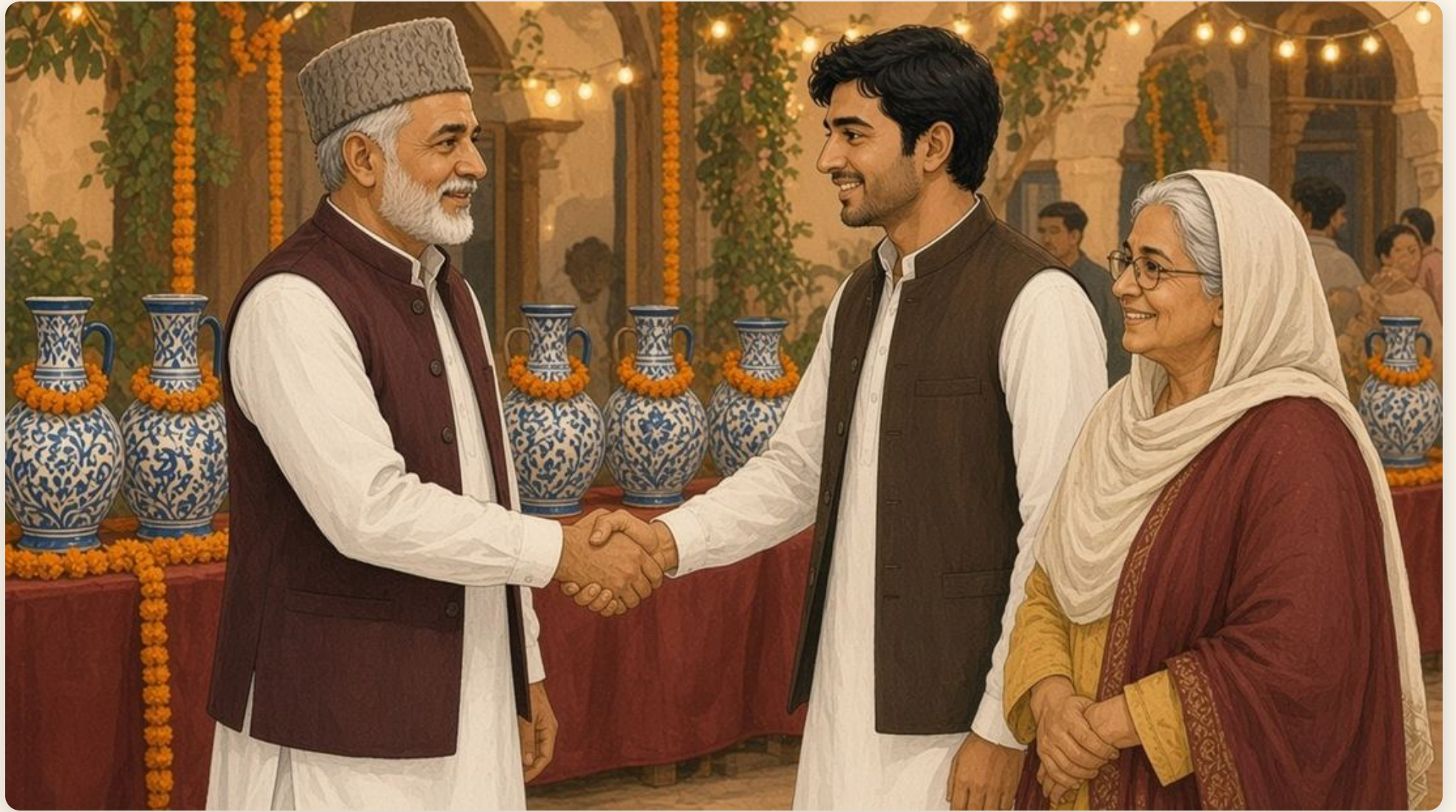


اُس نے بھٹی سلگائی، اور پھر سب سے مشکل کام کیا: کچھ بھی نہیں۔
ایک دن اور ایک رات وہ گرم اینٹوں کے پاس بیٹھا رہا، اور دروازہ بند رکھا۔



صبح سویرے حامد اور خالہ بانو نے بھٹی کھولی۔

چالیس صراحیاں صحیح سلامت چمک رہی تھیں، شام کے آسمان جیسی نیلی۔ خالہ بانو نے آنکھیں پونچھیں۔



شادی میں صراحیاں ایک لمبی قطار میں سجدی تھیں، گلے میں گیندے کے ہار۔
اقبال صاحب نے حامد سے ہاتھ ملایا۔ «صبر کا پھل میٹھا نکلا،» انہوں نے کہا۔

سبق

جلدی وہی چیز توڑ سکتی ہے جسے ہم بنانا چاہتے ہیں۔ صبر کا مطلب ہے کہ کچھ بگڑ جائے تو پرسکون رہیں، اور اچھے کام کو اُس کا پورا وقت دیں۔

اسلامی سبق: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: «صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔» (سورة البقرة ۱۵۳:۲، ترجمہ: مولانا محمد جونا گڑھی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «صبر تو وہی ہے جو صدمے کی پہلی چوٹ پر کیا جائے۔» (صحیح بخاری ۱۳۰۲؛ صحیح مسلم ۹۲۶)

اچھی چیزیں اپنا وقت لیتی ہیں؛ پہلی چوٹ پر صبر ہمیں اُنہیں توڑنے سے بچاتا ہے۔

سوچنے کے لیے سوالات

حامد نے چھ دن کے لیے ہاں کیوں کہہ دی؟

خالہ بانو کی بات «اصل صبر پہلی چوٹ پر ہوتا ہے» کا کیا مطلب تھا؟

آپ اپنی زندگی میں کہاں بھٹی وقت سے پہلے کھولنا چاہتے ہیں؟

اختتامیہ

آج حامد کی دکان کے طاق پر ایک تڑخی ہوئی صراحی رکھی ہے۔ جب گاہک جلدی مچاتے ہیں، تو وہ اُس کی طرف اشارہ کر کے مسکرا دیتا ہے۔

«بھٹی کو جلدی نہیں ہوتی،» وہ کہتا ہے، «اور نہ کسی اچھی چیز کو۔»

ختم شد